

جنوری ۲۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۴

سکولوں کی کتابیں

اردو

اردو کی پہلی کتاب .... ا؍

اردو کی دوسری کتاب .... ۳؍

اردو کی تیسری کتاب .... ۳؍

اردو کی چوتھی کتاب .... ۴؍

رومن اردو کی پہلی کتاب .... ۲؍

رومن اردو کی دوسری کتاب ۳؍

رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا عہ

فارسی اردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۳ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ا؍

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲؍

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۲؍

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	دعسہ
پورا کالم	للعہ	دعسہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے برتا بنز بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - من تصنیف قاضی میر محمد کونجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس - من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بیگس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب - جسکو ڈاکٹر ڈبلیو - ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے - قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے - کتاب کی قیمت صدہا گُنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۸ر - فارسی اردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لیے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۴ جنوری ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

جدید بندوبست لدھیانہ کا خرچ تین لاکھ ساڑھے ستر ہزار تھا جبکہ مالیہ ۳ لاکھ ۴۹ ہزار ہے۔

میونسپل کمیٹی لاہور کی تجویز ہے کہ موٹر کاروں پر خاص ٹکیس لگایا جائے۔

کوہاٹ میں مرحوم ملک منظم کی یادگار میں ہال اور لیبرٹری تعمیر کر رہے ہیں۔

وفاداری سری ٹھاکر صاحب گونڈل نے حضور وائسرائے کے بچنے کی خوشی میں ۵۰۰۰ روپیہ بھیجا ہے۔

حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے یہ رقم سینٹ جان امبولنس کی ہندوستانی شاخ کو مرحمت فرمائی۔

ایرانی حالت کی ابتری کے متعلق ہندوستان انگلستان کے درمیان مسلسل خط وکتابت ہو رہی ہے۔

۱۹۱۲ء میں کراچی سے ۴۵۷۶۴ ٹن جو ولایت سے گئے گندم ۲۰۷۹۹۲ ٹن لے گئے۔

۹ کی خبر کہ پیرس میں مشہور ہے کہ یورپین طاقتیں آخر ہفتہ تک قسطنطنیہ کو فہمائش کرینگی

تمام یورپین طاقتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایڈریانوپل کا علاقہ ٹرکی کو چھوڑنا ہوگا۔

اخبارات لنڈن رومانیہ کو ملامت کرتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر بیچیدگی پیدا کر رہا ہے۔

بلغاریہ اور مانٹی نگرو میں زبردست خواہش ہے کہ صلح نہ ہو تاکہ لڑائی کا قطعی فیصلہ کیا جاوے۔

مانٹی نگرو آگ بگولا ہے۔ کہ باوجود آرمس ٹس کے ترکوں نے تمارا باش پر متواتر دھاوے کئے ہیں۔

صوفیہ کے نیم سرکاری اخبار نے فیصلہ رومانیہ کی نسبت اخبارات لنڈن کی تجویز پسند کی ہے۔

مطلب یہ کہ صوبہ البانیہ کی آبادی رومانیہ کو سپرد کیجاوے۔ اس پر بلغاریہ کو اعتراض نہ ہوگا

بحیرہ مارمورہ کے تمام ساحل میں۔ بلغارین نے آبدوز سرنگیں بچھا رکھی ہیں

طہران کے ایرانی وزیر خارجہ نے برٹش وزیر سے ملکر التجا کی۔ اب حفاظت شرکات خرید کریں۔ اس نے ۲½ لاکھ روپیہ درکار ہے اور انگلستان سے چاہا ہے کہ بالفعل نصف قرضہ دے۔

اس سے ۸۰۰۰ فوج آراستہ کرکے سڑکیں محفوظ کرینگے۔

وہ روپیہ سویڈش افسر کے سپرد کیا جائیگا۔

قسطنطنیہ سے خبر ہے کہ یہاں کے محل سلطانی میں ایک عظیم قومی اجلاس منعقد کرینگے۔

اس اجلاس میں قطعی فیصلہ سوچ سمجھ کر دینگے۔ کہ بلقانی ریاستوں سے امن کریں یا جنگ کریں۔

اس عظیم قومی اجلاس کی تاریخ خود سلطان روم قرار دینگے۔ لیکن غالباً تاخیر نہیں کرینگے۔

پیرس کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ فرانسیسی فوج کے دو کالم جو باغی جرگوں سے سخت جنگ کر رہے تھے شعارر کو نہایت خستہ اور پریشان واپس آئے۔ جنگ میں ان کی طرف کے ۳۴ آدمی ہلاک و ۶۵ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ روٹر کمپنی کو معلوم ہوا کہ آج صبح کو متفقہ ریاستوں کے ڈیلیگیٹوں کے ایک جلسہ میں قصد کیا گیا کہ ٹرکی کو ایک ہی وقت میں سلطنتوں کی یادداشت اور ایک جداگانہ تحریر دیجاوے اور کانفرنس توڑ دیجاوے اور اسبات سے متنبہ کر دیا جاوے کہ کمانیر میدان جنگ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ التوائے جنگ کی مدت کو ختم کر دیں۔

حضور وائسرائے کی کونسل میں (جو گذشتہ دہلی میں فراہم ہوئی تھی) سب ممبر لوگ حاضر تھے۔ لیکن وائسرائے صاحب کی جگہ سر گائے فریٹ ووڈ ولسن پریذیڈنٹ تھے۔ کیونکہ لارڈ ہارڈنگ کی طبیعت اچھی نہیں ہوئی تھی۔

انگلستان میں جو ہال میں آندھی اور طوفان آیا تھا اسکی نسبت اب اخباروں میں بہت سی باتیں درج ہیں کہ کس کس موقعہ پر جہاز اور کشتیاں ڈوبیں۔ اور وہاں پر لوگوں نے کس قدر بہادری کی۔ بلکہ کئی ایک ڈینمارک وغیرہ کے شکستہ جہاز دنکے لوگونکو انگلستان کی لائف بوٹ نے بچایا۔

اخبار کی بہار

ہمعصر ہندوستانی مقطرز ہے کہ کھانا کھانے کے ساتھ پانی پینا یا نہ پینے کے متعلق بہت سی رائیں ہیں

اکثر کہتے ہیں کہ روٹی کے ساتھ پانی پینا پیٹ کی بیماریوں کو ترقی دیتا ہے۔ بہت سے اس مت کے لوگ ہیں جو روٹی کے ساتھ پانی پینا مفید بتلاتے ہیں۔ لیکن ہنوز کوئی آخری رائے قرار نہیں پائی ایک انگریزی حکمت کا رسالہ اس کے متعلق لکھتا ہے کہ روٹی کے ساتھ پانی پینا نہ صرف ضروری ہے بلکہ جو لوگ پانی نہیں پیتے وہ خطرہ مول لیتے ہیں۔ ایک حکمت کے اسکول میں چند کالج کے طلبا پر جو بالکل تندرست تھے اور جنکا ہاضمہ وغیرہ بالکل درست تھا اسبات کا تجربہ کیا گیا جو روٹی کھانے کے ساتھ ایک دو گلاس پانی پیتے تھے۔ ان میں آٹھ لڑکوں کو پانی مقدار سے کم پلایا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے آٹھ لڑکے سوائے ایک کے وزن میں کم ہوگئے۔ اور ان کو درد سر اور بدہضمی کی شکایت رہنے لگی۔ لیکن دوسرے آٹھ لڑکے سوائے ایک کے وزن میں بڑھ گئے اور انکا ہاضمہ وغیرہ بالکل درست رہا۔

ایک جاپانی لیڈی نے جس کی عمر ۴۰ سال کی ہے ۲۵ سال کے متواتر تجربات کرنے کے بعد آخر کار ایک ایسی ترکیب دریافت کر لی ہے۔ جس کے ذریعہ چاولوں کے بھس سے ایک ایسی چیز تیار کی جا سکتی ہے جو رضائی یا تکیہ وغیرہ میں بھرنے کے لئے روئی کا کام۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روئی کی نسبت یہ زیادہ گرم ہونے کے علاوہ بہت کم قیمت اور ارزاں ہوگی۔

کلکتہ ۱۰ جنوری کا تار مظہر ہے۔ کل صبح کو کوکین کی ایک بہت بھاری مقدار پکڑی گئی۔ اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ بندرگاہ کے حکام کو کہیں سے خبر لگی ہے۔ کہ آسٹریا کمپنی کے ایک جہاز ٹریسٹ نامی پر کوکین کی ایک بہت بڑی مقدار خفیہ طور پر ہندوستان میں داخل کرنے کی غرض سے پہنچنے والی ہے جہاز کے پہنچنے پر اس کی تلاشی لی گئی لیکن کوکین برآمد نہ ہوئی۔ دوسرے دن جبکہ جہاز سے مال اتار کر ایک کشتی پر چڑھایا جا رہا تھا افسروں کو کچھ شبہ سا ہوا اور انہوں نے اس کشتی کو گرفتار کیا۔ پانچ تھیلے کوکین کے پکڑے گئے۔ جن میں ایک ایک من کوکین بھری ہوئی تھی تشخیص کے لئے اس کا نمونہ گورنمنٹ کیمیکل اگزامینر کو بھیجا گیا۔ اور جس شخص کے نام پر کوکین موصول ہوئی تھی اس کو گرفتار کر لیا گیا اس کی قیمت ۱۹۶۰۰۰ روپیہ بیان کی گئی ہے۔

ٹائمز آف انڈیا سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کے ایک نمایندے نے چٹھی لکھکر اپیل کی ہے کہ احمدآباد کے مویشیوں کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جاوے۔ احمد آباد کے علاقہ میں بروقت بارش نہ ہونے کی وجہ سے مویشیوں کی حالت سخت قابل رحم ہے۔ ایک لاکھ سے زیادہ ہل جوتنے والے بیل وغیرہ یا تو مر گئے ہیں یا بصورت دیگران مالکوں نے ان کی پرورش کو ناقابل برداشت بوجھ سمجھ کر فروخت کر دیا ہے۔ شدت قحط کے باعث لوگ گھروں کو چھوڑ کر دوسرے اضلاع میں چلے جا رہے ہیں۔

پبلک سروس کمیشن نے اپنا پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بالا وسط پانچ شہادتیں روزانہ لی جاینگی اور چھ گھنٹہ تک ہر روز اس کا اجلاس ہوتا رہیگا۔ اس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

کلکتہ ۲۴ جنوری سے یکم فروری تک۔ رنگون ۴ فروری سے ۱۰ فروری تک۔ کلکتہ ۱۴ فروری سے ۱۵ تک (آسام کی شہادتیں حاصل کرنے کے لئے) دہلی ۱۸ فروری سے ۲۵ تک بمبئی ۲۸ فروری سے ۱۳ مارچ تک۔ ناگپور ۱۷ مارچ سے ۲۱۔ تا پٹنہ ۲۴ مارچ سے ۲۸ تک لکھنؤ۔ ۳۱ مارچ سے ۱۲ اپریل۔ تا لاہور ۱۵ اپریل سے ۲۶ تک کمیشن مذکور ۱۹ اپریل کو بمبئی سے روانہ انگلستان ہو جاویگی۔

لنڈن ۹ جنوری کا تار ہے۔ چھ طاقتوں کے سرمایہ داروں کا جمعہ کے دن ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں چین کو جدید قرضہ دینے کی تجویز پر بحث کی جائے گی۔ امید کی گئی ہے کہ صلح بلقان کا مسئلہ طے ہو جانے پر جہاں تک جلد سے جلد ممکن ہوگا اس موجودہ قرضے کے مہیا کرنے کا انتظام کیا جائیگا۔ قرضہ کی مقدار ابھی معین نہیں ہوئی۔ جمعہ کے اجلاس میں اس پر بحث ہوگی۔

سکندریہ کا تار مظہر ہے۔ روئی کے گودام میں آتشزدگی واقع ہونے سے ڈیڑھ ہزار گٹھے روئی کے جلکر خاکستر ہوگئے۔ پچاس ہزار پونڈ (ساڑھے سات لاکھ روپیہ) نقصان کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

ٹیٹانک جہاز جو ایک برف کے تودے سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا تھا اور جس سے بہت سی قیمتی جانیں تلف ہوگئی تھیں۔ اس کے متعلق تحقیقات ہو رہی تھی۔ اس تحقیقات پر قریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ خرچ آیا۔

لنڈن ۱۲ جنوری بلقانی وکلا صلح لنڈن میں اپنے قیام کو صرف اس امید پر طول دے رہے ہیں کہ دول نے جو یادداشت اب علی میں پیش کی ہے۔ اس سے ٹرکی کا طرز عمل روبہ اعتدال ہو جائیگا۔ لیکن اگر یہ توقع پوری نہ ہوئی تو وہ لنڈن سے روانہ ہو جاینگے۔ اور دوبارہ لڑائی شروع کر دیجاویگی۔

لنڈن ۱۳ جنوری آج پھر مجلس سفرا کا اجلاس منعقد ہوا لنڈن کے ترکی حلقوں میں یہ خیال ہے کہ قومی مجلس کا فیصلہ کل معلوم ہو جاویگا اور وکلا لنڈن سے چلے جاوینگے۔ کیونکہ اڈریانوپل سے دست بردار ہونا ناممکن ہے۔

انگلستان سے ہر راہ کسی نہ کسی طرح نئی خبر آئی ہی رہتی ہے۔ لنڈن کی ۸ جنوری کی تار خبر ہے کہ ایک شائر کے چھ ہزار کپڑے رنگنے والوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ وجہ وہی تنخواہ کا سوال۔

ولایت کا مشہور اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ ایران میں حالت دن بدن بدترین ہوتی جاتی ہے اور ان میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوگی۔ خواہ سرکار برطانیہ کیسی ہی آزادی سے روپیہ دیتی چلی جاوے

یہی اخبار مشورہ دیتا ہے کہ سرکار برطانیہ کو سڑکوں کی حفاظت کا کام براہ راست اپنے ہاتھ میں لینا چاہیے۔ کیونکہ اگر ایک دفعہ شیراز اور اصفہان کی سڑکوں کا انتظام سرکار برطانیہ کر دے تو جو تمام ایران میں اسکی طاقت کی دھاک بندھ سکتی ہے۔





ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۲

آدم جس نے خدا کے حکم کو پہلے پہل عدول کیا اگرچہ اس دنیا میں ۹۳۰ برس تک جیتا رہا اور اتنی بڑی اس کی عمر ہوئی جو آجکل ایک بڑی بات نظر آتی ہے۔ لیکن آخرکار اُس کو موت کے قابو میں آنا پڑا۔ اُس کے سامنے اُس کی اولاد بھی بڑھ گئی تھی اور کچھ رہتے بستے دنیا میں اپنی گذر اوقات کے اچھے وسیلے پیدا کرنے لگے تھے۔ پھر وہ وقت آگیا کہ جس میں وہ اب دنیا سے رخصت ہوا اور گناہ کی مزدوری یعنے موت کو دیکھے۔ دوسرا مردہ تھا جس کا ذکر پہلے صرف کا پیدائش کی کتاب میں آیا ہے۔ اب موت کا قدم آگیا تھا اور وہ یکے بعد دیگرے تمام بنی آدم پر اپنا تسلط جمانے لگی تھی۔ اور ثابت کر رہی تھی کہ باغ عدن میں حکم عدول کرنے کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ موت پھیلیگی اور تمام آدمزاد کو اسی طرح سے صفحہ دنیا پر سے مٹاتی ہوگی۔ آہ موت کا یہ دوسرا نظارہ کیسا حیرت افزا ہے اور سب آدم کی موجود اولاد کے لئے باعث غم و رنج کا ہوگا۔ وہ اس کے ارد گرد جمع ہو کر غم والم میں غرق ہوتے ہونگے۔ واقعی یہ افسوسناک ماجرہ تھا کہ تمام دنیا کا پہلا بزرگ اس دنیا سے رحلت کر گیا۔ جو کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔ یہ یادگاری کے لحاظ سے تمام دنیا کے لئے قابل یاد بات تھی۔ پس اس کی موت کا واقعہ ہونا خدا کے قول کی صداقت تھا اور اب تک موت کا حادثہ اسبات کی صداقت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اور ایسا ہی دنیا کے آخر تک ہوتا رہیگا کیونکہ گناہ کے سبب سے موت دنیا میں آئی اور سب میں پھیلی۔ کیونکہ سب نے گناہ کیا۔ گناہ کا زہریلا ڈنگ موت کے واقع ہونے سے علی طور سے نظر آجاتا ہے اور آدمی سوا حیرت اور خوف زدہ ہونے کے اور کچھ نہیں کرسکتا کیونکہ قدرت کے کاموں میں کسی بشر کا کچھ بھی دخل نہیں ہے۔

خداوند یسوع مسیح کا ہر بشر پر اختیار

خداوند یسوع مسیح نے ایک دفعہ دعا کرتے وقت اسبات کا صاف اظہار کیا کہ اُس کو ہر بشر پر اختیار حاصل ہے۔ دیکھو انجیل یوحنا ۱۷: ۲

اس سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کے تمام آدمزاد کی بہتری اور بہبودی کا دارومدار ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ہے۔ ادنیٰ درجے کے لوگوں سے لیکر اعلے سے اعلیٰ پایوں کے لوگوں پر اس کا اختیار ہے۔ گدا سے لیکر شہنشاہوں تک سب اُس کے احاطہ اقتدار میں ہیں اور یہ اس لئے کہ وہ اُن کو نجات دے۔ آہ یہ کیسی بڑی خوشی اور خرمی کی بات ہے کہ یہ اختیار رکھنے والا سب کو بچانا چاہتا ہے نہ کہ ہلاک کرنا۔ ایسے اختیار سے کس کو نقصان پہونچ سکتا ہے۔ ہاں ان کو ضرور پہونچیگا جو اس کی بڑی نجات کو رد کر کے اپنی حکمت عملیوں کو کام میں لاتے ہیں۔ اور اس بزرگ نام کی تحقیر کرینگے۔ ایسے لوگ ضرور اس کے آنے کی تجلی سے ہلاک ہونگے۔ یہ یاد رہے کہ یہ وہی با اختیار ہے جو دنیا کی ابتدا سے ازلی کلمہ تھا۔

مسٹر دھرمپال اور آریہ کمیونٹی

آجکل مسٹر دھرمپال اور آریہ کمیونٹی کی ان بن ہے۔ آریہ اس کو اپنے زمرے میں سے نکلا ہوا سمجھتے ہیں۔ پر وہ بذریعہ جلیل چیلنج کے ان سے اصرار کر رہا ہے کہ وہ آریہ ہے پر یا ندہی نہیں ایسی حالت دیکھکر ہم کو ایک کہانی یاد آتی ہے جو اس حالت پر صادق ٹھہرتی ہے۔ ایک شخص نے ایک دریا کے کنارے جاتے ہوئے دیکھا کہ کوئی چیز مثل ایک کمبل کے دریا میں تیرتی ہوئی جاتی ہے اس نے خیال کیا کہ یہ کالا کمبل ہے اس لئے اُسکو لینے کے لئے وہ دریا میں کود پڑا۔ جب وہ اس کو پکڑنے لگا۔ تو اس کمبل نے جو حقیقت ایک بڑا ریچھ تھا اس کو پکڑ لیا۔ ساتھ کے لوگوں نے جو کنارے پر تھے کہا کہ تو کمبل کو چھوڑ دے۔ اُس نے کہا کہ میں تو کمبل کو نہیں پکڑتا پر کمبل مجھ کو نہیں چھوڑتا۔ یہی حالت اب اس صاحب اور آریہ سماج کی ہو رہی ہے۔ وہ اس کی کتابوں کی بائی کاٹ کرتے ہیں۔ اور اس کو مسلمان اور عیسائی لکھتے ہیں پر وہ برابر اپنا تعلق اُن کے ساتھ جتاتا ہے۔ اور دنیا بھی حیران ہے کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ مسٹر دھرمپال اپنے اندر کے رسالے کے وسیلے سے آریہ سماج کے قلعے کو بمب کے گولوں سے اُڑا رہا ہے اور دیکھیں کہ اس کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ آریوں کی طرف سے صدائے برنخاست کا معاملہ نظر آتا ہے کیونکہ اس کی تحریروں کا کوئی جواب دیا نہیں جاتا۔ یہ صرف قطع تعلق ہی ظاہر کیا جاتا ہے جو کچھ جواب نہیں ہے۔ جس طرز سے مسٹر دھرمپال ویدوں کی تعلیم کا رد کر رہا ہے۔ اس کے مقابلے میں ضرور چاہئے کہ عالم و فاضل آریہ صاحبان دلیل و دلائل سے اس کا منہ بند کریں ورنہ ان تمام تحریروں کا اثر آریہ سماج کے لئے مضر ثابت ہوگا۔ اور مسٹر دھرمپال کا کام آریوں پر فتح پاویگا

آجکل ہمارے ملک کے دو بڑے فریق ہندو اور مسلمانوں میں برابر کسی نہ کسی بات میں لگی ہی رہتی ہے۔ زمانوں سے یہ دونوں قومیں آپس میں چولی دامن کا میل رکھتی ہوئی پہلو بہ پہلو اوقات بسری کرتی چلی آئی ہیں۔ اگرچہ ان ہر دو قوموں کا مذہبی تعلق ایک طرح سے ایسا عجیب اور متضاد ہے کہ جس سے قدم قدم پر مخالفت اور عناد اور بے اتفاقی پیدا ہونے کے سامان نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرح سے ایک دوسرے کا الٹ ہے۔ جہاں ایک چیز حلال ہے تو دوسرے کے نزدیک حرام ہے لیکن ایک ملک میں رہنے کے سبب سے اب تک ایسی مخالفت اور دشمنی کی آگ نہ بھڑکی تھی جیسی کہ اب آپس کی ذرا ذرا سی باتوں میں آتش غضب بڑھتی جاتی ہے۔ کوئی بات کیوں نہ ہو وہ ہندو مسلمان سوال بنجاتا ہے۔ اور ناحق کی دلی دشمنی کا اظہار نکالنے کے لئے دونوں فریق آمادہ ہوجاتے ہیں۔ کل ہی کا واقعہ ہے کہ ایک جگہ دو دوکاندار اپنے سودے بیچ رہے تھے کہ اتنے میں ایک نے جو مسلمان تھا

اپنا سودا بیچا چاہا پر دوسرے نے فوراً کہا کہ یہ تو مسلمان ہے اس پر ایک تیسرا شخص جو مسلمان کا پہلو گر دیکھکر بیچ میں آگیا اور جوتے ہوتے لڑائی بڑھ چلی اور پنچکل رد کی گئی۔ دیکھئے کہاں سودا بیچنا کہاں مذہبی تعلق! آجکل بات بات میں کشمکش ہورہی ہے حتیٰ کہ اخبارات کے دو بڑے حصے ہو رہے ہیں ایک طرف ہندو اخبارات دوسری طرف مسلمان اخبارات اور آپس کی دل گرفتگی ہمیشہ رنگ دکھلاتی ہی رہتی ہے۔ ایک دوسرے کی تباہی پر خوشی منائی جاتی ہے۔ یہ حالت بہت بری ہے۔ چاہئے کہ ایسی ضد اور مخالفت کا جلد قلع قمع کیا جاوے اور اگر اس کے زہریلے جراثیم اسی طرح بڑھنے دیئے گئے تو اس کا نتیجہ دونوں قوموں کے لئے صلح بخش نہیں بلکہ دونوں قوموں کی بربادی کا باعث ٹھہریگا۔

یہ خبر آجکل اسلامی اخبارات میں گشت کر رہی ہے کہ احمدی مشن نے لکچرر جناب خواجہ کمال الدین صاحب ولایت میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور وہاں پر اسلام کا کمال دکھلا رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ چونکہ وہاں کے لوگ اُن کی باتوں کو دل لگا کر سنتے ہیں اس لئے وہاں کام کرنیوالوں کی یعنی پرجوش مسلم پرچاروں کی ضرورت ہے خیر یہ تو ہوگی۔ پر کیا احمدی مشن کا کام اس ملک میں طے ہوگیا ہے کہ اب یہاں سے آگے بڑھکر اب دیگر ممالک میں ان کو اپنا کام پھیلانے کی سوجھی ہے؟ شاید بیچارے ولایت والوں کو یہ خبر نہ ہو کہ یہ فرقہ اسلامی اعتقادات سے کس قدر دور افتادہ ہے۔ اور وہ اس کو حقیقی اسلامی فرقہ سمجھ لیں۔ جس حال میں کہ اسلام قدیم میں اور اس فرقہ کے عقائد میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ ہمارے خیال میں ولایت والے دانا لوگ جو تمام باتوں کی چھان بین کا مادہ قدرتی طور سے سب دیگر ممالک کے لوگوں سے زیادہ رکھتے ہیں جلد اس فرقے کے اصولوں سے واقف ہو جائیں گے۔ اور حقیقت تک پہونچ جاوینگے۔ پر ہمارے احمدی بھائیوں کو "اوّل خویش بعد درویش" کے مشہور قول پر کاربند ہو کر پہلے اس ملک کو اپنی تعلیم سے مستفید کرنا چاہئے تھا۔ نہ کہ ولایت میں جاکر خود میاں ابھی اس فرقہ پر ہمارے معزز مرحوم اکبر مسیح مختار باندہ کی لاجواب کتابوں کے جواب کا بڑا بوجھ پڑا ہوا ہے جس کا اتارنا اُن کا پہلا فرض ہے پر اب تک یہ کام ان سے نہیں ہوسکا۔ اگر کوئی کام ان کے لئے تھا تو وہ یہ تھا جس کے پورا کرنے کی اُنہوں نے کوشش نہیں کی۔

یہ بات نہایت دل آزاری کی ہے کہ اہل اسلام اپنے سوا دوسرے تمام مذاہب کے لوگوں کو کافر کے برے نام سے پکارتے ہیں اور یہ ان کا ایسا کرنا اس لئے ہے کہ یہ نام اُن کی ایمان کی کتاب قرآن میں اکثر دفعہ آیا ہے۔ بلکہ کافروں کو اُس کی تعلیم پر ایسا برا بتلایا گیا ہے کہ اگر ان کا اقتدار ہوتا تو وہ ضرور ان سب کو صفحہ دنیا سے مٹا ڈالتے مٹا اور لوٹنا تو ان کے لئے قرآن کی تعلیم نے حق ٹھہرا دیا ہے تو پھر اس تمام نفرت اور دشمنی کی بنا جو دیگر مذاہب والوں کے لئے اس نام کافر میں موجود ہے۔ تمام اہل اسلام کے لئے گویا جائز ہے۔ اور اہل اسلام باوجود اہل عیسوی کو اہل کتاب ماننے کے تمام عیسائیوں کو کافر کے نام سے پکارتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی اخبارات آجکل بڑے زور سے بڑے عجیب عنوانوں کے ساتھ ظاہر کر رہے ہیں کہ کافروں کی لڑائی مسلمانوں سے چھڑی ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے" مراد جنگ ٹرکی اور بلقان سے ہے۔ اور اپنے گروہ کو "مومن" کے نام سے پکارتے ہیں۔ پر یہاں ایک بات غور طلب یہ ہے کہ کیا ایسے لوگ جو اس طرح کی جنٹ باطنی اور دشمنی رکھتے ہیں کیا وہ مومن کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں؟

راستی ایک ایسی دل پسند اور مرغوب شے ہے کہ جس کو خالق عالم خدائے قادر ہیبت و قدرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور جس انسان میں یہ خوبی ہو وہ خدا کا مقبول اور پسندیدہ ہوتا ہے ایک فارسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

راستی موجب رضائے خدا است
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔

لیکن اس دنیا میں راستی کے خیر اکثر لوگ پائے جاتے ہیں اور جھوٹ اور فسق و فجور نے اس دنیا کو ماتم کدہ بنا رکھا ہے۔ مگر تاہم جو لوگ راستی کے دلدادہ ہیں۔ وہ خواہ کچھ ہو اس کا خیر کرنا اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ اور درحقیقت یہ نیکی ذرہ بے بہا ہے کیونکہ خدا آپ قدوس ہے اور راست ہے۔ اس نے وہ راست اور پاک لوگوں کو ہی پسند کرتا ہے اور ناراستوں اور بدکرداروں کو ان کے اعمال شنیع کے مطابق اپنی عدالت کے نیچے مجرم گردانکر سزا دیگا اپنی راستی اور پاکیزگی کا ثبوت دے گا اس لئے ہر ایک فرد بشر پر لازم ہے کہ راستی ہی کی داد دے اور ہر قسم کی ناراستی کو اپنے خیال و فعل اور قول اور رفتار و گفتار میں نہ آنے دے۔ تب خدا جو راستی پسند ہے۔ اس کو اس نیکی کا اجر دیکر اپنی خوشنودی ظاہر کریگا۔ اور وہ ہمیشہ آفتاب کی طرح درخشاں ہوگا۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ ہم ایسی وہ زمانہ دیکھتے ہیں جس میں انجیل مقدس کی وہ بڑی پیشینگوئی پوری ہورہی ہے۔ جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنی زبان مبارک سے اس وقت فرمائی تھی جس وقت دین عیسوی کا آغاز زمانہ تھا۔ اور اُس کے پیرو صرف چند اشخاص تھے جو یہ تھی کہ "جب روح القدس تم پر آویگی تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ و سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے" اب یہ بات پایہ تکمیل تک پہونچتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ تمام ملکوں میں انجیل کی بشارت کے لئے رستہ کھلا ہے اور خاطرخواہ سامان مہیا ہوتے جاتے ہیں کہ جن کے سبب سے دین عیسوی کی اشاعت بڑھ رہی ہے۔ کیا وہ لوگ جو دین عیسوی کی مخالفت میں ہمیشہ زہر اگلتے رہتے ہیں۔ ذرا غور سے سوچینگے کہ یہ کیا سبب ہے کہ باوجود سخت مخالفت اور مقابلہ کے یہ سچا دین تمام دنیا میں پھیلتا جاتا ہے؟ ہماری دانست میں اس کے حق بجانب ہونے کی یہی ایک کافی دلیل ہوسکتی ہے۔

ہم کو بڑا افسوس ہے کہ ہماری لدیانہ کلیسیا کے پاسٹر پادری یوحنا خاں صاحب کی ناساز طبیعت کا حال روبہ ترقی نہیں ہوئی ہے۔ اور طبیعت کی زیادہ ناسازی اس امر کی مقتضا پائی جاتی ہے کہ وہ دوبارہ صحت پانے کیلئے لدیانہ کو چھوڑیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اپنا فضل کرے اور اُنکو کامل صحت عنایت فرما دے تاکہ وہ اس خدمت کو جسکے وہ نہایت لائق ہیں از سرنو انجام دینے کے قابل ہو جاویں۔



اقتباس

چہار قسم کے سننے والے

جونک - اسفنج - نالی اور سوپ -

(۱) جونک کی مانند جو صرف غلیظ مادہ کو چوستے ہیں -

(۲) اسفنج کی مانند جو بُرے بھلے سب طرح کے پانی کو چوستے ہیں -

(۳) گمبھیریل کی نالی کی مانند جو کسی قسم کے پانی کو اپنے اوپر ٹھہرنے نہیں دیتی -

(۴) سوپ کی مانند جو بُرے دانے اور کوڑے کو پھینک کے صاف اناج کو بچا رکھتا ہے -

(۵) جونک وہ جو کلام پڑھکے اس سے غلیظ مطلب نکالتے - جیسے ایک مسلمان کی انجیل کو صاحب نے دیکھا - جس نے حاشیوں پر لکھا تھا - "یہ آیت غلط ہے" "یہ آیت اس آیت کے خلاف ہے - اس آیت سے مسیح کی چوری ثابت ہے" - وغیرہ وغیرہ

اسفنج وہ جو کلام کی باتوں کو نہ بُرے اور نہ بھلے مطلب سے سنتے کیسا ہی ہو صرف سننے سے غرض اور بس نالی وہ جو خواہ بُرا یا بھلا سنے اور دل میں جگہ نہ دے - سوپ وہ جو پاکیزہ زندگی کی باتوں کو دل میں جگہ دے کے عمل کرتے ہیں - دوران بیان میں چند اور قسمیں بھی سننے والوں کی اور بھی بتلائیں یعنے سالیانہ اور نمائشی سننے والے -

سالیانہ سننے والے وہ جو صرف بڑی تیوہاروں کے وقت یا شادی و ماتم گرجے آ بیٹھتے ہیں - نمائشی سننے والے وہ جو صرف نئی نئی پوشش کو دکھلانے یا رسم کے طور پر یا ملاقات کے لئے گرجے آ نکلے - اور بعض دل بہلانے یا نوکری کے ڈر سے آتے ہیں اور چند محض خادم کی قابلیت اور اُس کے وعظ کو سننے کو آتے ہیں نہ کہ خدا کا کلام سننے کو ؟

ناظرین سوچیں کہ ہم کیسے سننے والوں میں سے ہیں ؟

مخزن مسیحی

مفید کہانی

بخیل کا علاج

کہتے ہیں کہ ایک دن ایک حریص بادشاہ نے ایک اجنبی کو دیکھا جس نے اُس سے کہا کہ اے بادشاہ میں آپ کو وہ چیز دوں گا جس کو آپ بہت پسند کرو گے - اس نے کہا بہت "اچھا دو" اس نے کہا کہ کل آپ کو وہ طاقت حاصل ہو گی جس سے آپ تمام چیزوں کو چھوتے ہی سونا بنا دیا کرو گے -

جب وہ بادشاہ رات کو سویا تو اس کو یہی خواب آیا تھا کہ سب کچھ اس کے چھونے سے سونا بن رہا ہے - اور صبح کے وقت جس چیز کو اس نے چھوا وہ فوراً سونا بن گئی - یہاں تک کہ وہ کھانے کی چیزیں تک سب کچھ سونا بن جانے سے ایسا تنگ ہوا کہ بھوکا مرنے لگا - گرچہ اُس کے چاروں طرف سب کچھ سونا ہی سونا ہو گیا - پر وہ بھوکا اور پیاسا جاں بلب ہو گیا - اور اسکو بے حقیقت سمجھنے لگا تب وہی شخص اُس کے پاس آیا اور اسکو اس آفت سے آزاد کر دیا - اور اس کے بعد وہ بخیل نہ رہا - یہ خیالی لیکن قابل غور کہانی ہے -

افریدہ کے متصل ۸ اتر کی افسر اور ۲۴ سپاہی ترکی فوج کی قید میں پڑ گئے ہیں - یہ وہ سپاہی تھے جنکی فراری کی راہ یونانیوں نے عقب سے کاٹ دی تھی - لہذا قابو آ گئے ہیں -

چینی گورنمنٹ جمہور نے ایک اعلان کیا کہ تمام افسران صوبجات کو کاشت افیون بند کرنی چاہئے -

پھولوں کی کیاری

۱ - خداوند نے آسمانوں پر اپنا تخت قائم کیا ہے - اور اُس کی بادشاہت سب سے پر مسلط ہے -

۲ - خداوند کو مبارکباد کہو اے اُس کے فرشتو، تم جو زور میں سبقت لے گئے ہو - اور اس کے حکموں پر عمل کرتے ہو اور اُس کی آواز اور اُس کا کلام سنتے ہو -

۳ - خداوند کو مبارکباد کہو اے سب اُس کے لشکرو - اور اس کی خدمت کرنے والو تم جو اُس کی مرضی پر چلتے ہو -

۴ - خداوند کو مبارکباد کہو اے ساری مخلوق - اس کی مملکت کے ہر مقام میں - اے میری جان تو خداوند کو مبارکباد کہہ -

زبور ۱۰۳/۲۰-۲۲ -

کار آمد کتابیں

(۱) فہرست قرآن رومن اُردو قیمت فی جلد ۸

(۲) لفظ دیو کی و یا نندی تفسیر گرو میں سے زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ سی گرسیولڈ قیمت ۲

(۳) مسلمانوں میں منادی کرنے کا طریقہ - یہ کتاب پادری ای ایم ویری ڈی ڈی کی تصنیف ہے -

فی کاپی ۲

(۴) پنجاب کا جغرافیہ زبان پنجابی - گرمکھی حروف ایم بُٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے -

مجلد بورڈ قیمت ۴

مینیجر کرسچین بک سٹور
لودیانہ - پنجاب

مراسلات

سیمی مورس

یعنی

روح القدس کے نئے اعمال

گذشتہ سے پیوستہ

دوسری فصل

اس کے بعد یہی۔ دعا مانگنے کو ہمیشہ باپ سے بات چیت کرنا کہتا تھا اس روز عبادت میں شامل ہونے سے جو ہیں اُسے پورا یقین ہو گیا تو اس نے بھی باپ سے بات چیت کرنی شروع کر دی۔ اُس کا یقین اتنا ایسا ہلکا اور کافور ہو جانیوالا نہ تھا جیسا کہ آجکل مقبول عام ہو رہا ہے۔ بلکہ قدیم زمانہ کے تازگی بخش ایام کا سا تھا۔ وہ کچھ عرصہ کے لئے خفیف ہو جانیوالا تھا۔ اسی وجہ سے سیمی بعض اوقات غیر مناسب وقت پر اپنے باپ سے بات کرنے لگا۔ اور ایسا گم اتفاق کہ وہ بڑی بلند آواز سے بات (دعا) کرنے لگا۔ آدھی رات کی خوشی میں گاتا ہے گاہے۔ اُس کی سخت جانفشانی آ چلاہٹ سنائی دیتی تھی۔ آخر کار اُس کے ہم خدمت اُسے وبال جان سمجھنے لگے۔ اور اُس کو کہا کہ اگر تم خموشی اختیار نہ کروگے تو تم کو مکان سے ضرور نکلنا پڑے گا۔ پس اُس نے جنگل میں اپنی دُعا کی جگہ مقرر کی اور جیسا یعقوب نے فنی ایل میں کیا وہ ہر رات فرشتے سے کشتی کرتا تھا۔ ایک رات وہ آدھی رات کے بعد تک جنگل میں دعا مانگتا رہا اور تب تھک کر افسردہ خاطر اپنے غریب خانہ کو آیا اور سونے کو لیٹ گیا۔ مگر اُسے نیند نہ آئی اُس کا بیان ہے کہ میری زبان تو خاموش تھی۔ لیکن میرا دل دعا مانگتا رہا۔ یکایک اُس کے کمرے میں روشنی سی نظر آئی پہلے تو اُسے یہ خیال آیا کہ شاید آفتاب طلوع ہوا مگر ہر ایک اُس کے گرد گہری تیرہ سو رہا تھا۔ اور کمرہ زیادہ تر روشن ہوتا گیا۔ حتی کہ وہ جلال سے بھر گیا۔ ساتھ ہی اس کا بوجھ غائب ہو گیا اور اُس کا دل سے خوشی سے معمور اور اُس کا جسم پر سا ہلکا لگا۔ اُسے تو ایسا معلوم ہونے لگا گویا کہ پرواز کرنے کے واسطے اُس کے پر لگ گئے ہیں اور جس طرح کہ وہ لنگڑا جو ہیکل کے خوبصورت دروازے پر پڑا ہوا تھا وہ چلانے کودنے اور خدا کی حمد کرنے لگا۔ اس نے مکان کے ہر ایک آدمی کو جلد جگا دیا اور اُس رات کسی کو پھر نیند نہ آئی بعض نے تو خیال کیا کہ وہ دیوانہ ہو گیا۔ اور بعض اپنے قدیمی بُت پرست بھرم یاد کرکے سمجھے کہ اُس پر بھوت چڑھا ہے۔ لیکن یہ اُس کی صاف صریح اور قوی دلی تبدیلی تھی۔ اُسے ذرا شک نہ تھا اور اپنی محدود پہچان کے مطابق اس سے کم پر وہ کبھی اکتفا نہیں کرسکتا تھا۔ بھولا طور پر سیمی دلی جوش ظاہر کرنے والا نہ تھا۔ لیکن جس وقت وہ اپنی دلی تبدیلی کا ذکر کرتا تھا تو اُس کی آنکھیں شعلہ زن ہو جاتیں اور جوش سے اس کا کُل بدن تھرانے لگتا تھا۔

تیسری فصل

مجھے علم نہیں کہ سیمی کتنے عرصہ تک اس قہوہ کے باغ میں نوکر رہا۔ مگر تخمیناً برس تو ضرور رہا کہ اس نے انگریزی بولنا اور تقریباً بقدر لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا۔ اس قہوہ کے باغ کو چھوڑ کر وہ ساحل کے شہر میں آیا۔ اور مکانوں پر رنگ کرنا سیکھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ قریب دو برس کے اس کام کو کرتا رہا۔ ان ایام میں وہ اُس شہر کی ان عبادتوں میں جو پادری صاحبان کیا کرتے تھے برابر حاضر ہوتا رہا۔ اور اس اثنا میں وہ شبے زور سے اس کا قائل ہو گیا۔ کہ میرا یہ فرض ہے کہ مبارک مسیح کی جس نے بڑے جلال سے مجھے بچایا اپنے لوگوں کو خوشخبری دوں۔ ایک دن وہ پادری سمرل صاحب کے پاس گیا۔ اور جو کچھ اُس کے دل میں تھا انہیں کہہ سنایا۔ پادری صاحب نے کہا کہ اپنی قوم میں منادی کرنے کے واسطے ضرور ہے کہ تم تعلیم پاؤ اور تعلیم پانے کے واسطے تم کو ملک امریکہ جانا ہو گا۔ اور اس میں تمہارا تین سو (۳۰۰) روپیہ سے زیادہ خرچ ہو گا۔ یہ سُن کر اُس نے رہ تین ذہن نشین کرکے روشنائی سے جنگل میں گیا جو اُس کے دعا مانگنے کی معمولی جگہ تھی۔ تاکہ اُس کی نسبت اپنے باپ سے بات چیت کرے اس نے یہ دعا کی کہ اے باپ تُو نے مجھے مقرر کیا ہے۔ کہ اپنے لوگوں میں منادی کروں۔ مگر پادری صاحب کہتے ہیں کہ بغیر تعلیم پائے میں منادی نہیں کرسکتا۔ اور تعلیم پانے کے واسطے ملک امریکہ جانا پڑے گا۔ جس کے لئے تین سو روپیہ سے زیادہ خرچ ہو گا۔ اے باپ تو تو جانتا ہے کہ میرے پاس تو ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ رحم کرکے تو مجھے جانے کے لئے کوئی راستہ بتلا اُسے کامل یقین تھا کہ خداوند ضرور کوئی تجویز نکالیگا۔ جس دن سے اس نے یہ سادہ دعا مانگنی شروع کی اس کو اس امر کا پورا اطمینان تھا کہ اُسے ملک امریکہ ضرور جانا ہو گا۔ اور ہر روز وہ اس جہاز کی راہ دیکھتا رہتا تھا جو اُسے امریکہ لے جاوے گا۔ انہیں ایام میں اس کی ان مس صاحبہ سے ملاقات ہوئی۔ جو حال ہی میں اس ملک میں مشنری بن کر آئی تھیں اور جنہوں نے اس سے روح پاک کا اور شہر نیویارک کے سٹیفن مرٹ کا ذکر کیا۔ یہ مس خدا سیمی کا حال یوں بیان کرتا ہے۔ باقی دارد

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

نور افشاں کے نامہ نگاروں میں کوئی صاحب جگوان داس گستہ (فیض آبادی) ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ بلبل ہند اور ستارہ ہند رقم فرمایا کرتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے کس سال انہیں ستارہ ہند کا خطاب عنایت فرمایا۔ اور کن خدمات کے صلہ میں؟ نیز علاوہ کی کونسی جماعت نے یا ریاست نے انہیں بلبل ہند ایسا شاندار لقب بخشا ہے؟ اُمید ہے کہ صاحب موصوف عنایت فرماکر بذریعہ نور افشاں جواب سے شاد فرمائینگے۔

خاکسار (میرٹھی)

ایک مسیحی ادبی رسالہ کی ضرورت

شاید ناظرین نورافشاں کو معلوم ہوگا کہ شروع سال ۱۹۱۲ء سے مسٹر پیارے لال شاکر (میرٹھی) نے الہ آباد کے رسالہ ادیب سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ قریب دو برس تک مسٹر شاکر اس مشہور و معروف رسالہ کے ایڈیٹر رہے اور جس لیاقت اور خوبی سے انہوں نے اس رسالہ کو چلایا وہ نہ صرف اظہر من الشمس بلکہ ہم ہندوستانی مسیحیوں کے لئے باعث فخر ہے۔

گذشتہ ایام میں مسٹر شاکر لکھنؤ میں تشریف لائے تھے اثنائے گفتگو میں معلوم ہوا کہ اب آپ اپنا ذاتی رسالہ "العصر" کے نام سے لکھنؤ سے جاری کرینگے۔ العصر بھی ادیب ہی کے طرز کا اور باتصویر رسالہ ہوگا۔ پہلا پرچہ فروری کے شروع میں نکلیگا۔ قیمت سالانہ چار روپے مع محصول ہوگی۔ اور فی پرچہ چھ آنے ۶؍

میں نے مسٹر شاکر سے کہا کہ آپ سب کچھ کرتے ہیں اور خدا نے آپ کو لیاقت و قابلیت بھی بخشی ہے۔ اب مسیحی علم ادب کو بھی سدھارنے کی کچھ کوشش کیجئے۔ اس کے لئے سب سے عمدہ بات یہ ہوگی کہ آپ ہندوستانی مسیحیوں کے فائدے کے لئے ایک ماہوار رسالہ جاری کریں۔ اس رسالہ میں مذہب اور فلسفہ مذہب پر مضامین شائع ہوں۔ طرز استدلال علمی ہو۔ رسالہ کم از کم اسی پایہ کا ہو جیسا کسی زمانہ میں آفتاب مسیحی نکلتا تھا۔ ہاں مشنریوں پر ایسی نکتہ چینی نہ کی جائے جو مخالفت کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ وغیرہ۔

اس کے جواب میں مسٹر شاکر نے فرمایا کہ "میرا خود بھی ارادہ تھا کہ ایک مسیحی رسالہ جاری کروں۔ مگر سوال یہ ہے کہ خرچ کہاں سے آئیگا؟ اگر ہندوستانی مسیحی جماعت کی طرف سے کچھ سہارا ہو تو میں لاہور کے رسالہ مخزن کے طرز پر ایک خالص مسیحی پرچہ نکالنے کو تیار ہوں۔" آپ نے فرمایا کہ "جس قدر مسیحی پرچے شائع ہوتے ہیں اگر مشنری سوسائٹیاں اُن کی مدد نہ کریں تو وہ ہرگز نہ چل سکیں گے۔ کیونکہ مسیحیوں میں ابھی اس قدر اخباری مذاق و شوق پیدا نہیں ہوا کہ وہ ایسی چیزوں کی قدر کر سکیں۔"

مسٹر شاکر نے اسی وقت ایک پرزہ کاغذ پر حساب لکھا اور کہا کہ اگر پانچسو کی تعداد میں کوئی رسالہ شائع کیا جائے تو ایک ماہ کے پرچہ کا خرچ سو روپیہ ماہوار ہوگا۔ (۸۵ روپیہ لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ اور ۱۵ روپیہ دفتر کا خرچ) یعنی بارہ سو روپیہ سالانہ اگر ہندوستانی مسیحیوں میں چار سو خریدار ایسے مل جائیں جو ایک عمدہ باتصویر رسالہ کے لئے تین روپیہ سالانہ خرچ کر سکیں تو میں فوراً پرچہ جاری کر دونگا۔ چار سو خریداروں سے بارہ سو روپے سالانہ ملینگے۔ جو صرف پرچہ کا خرچہ ہوگا۔ اس سے ذاتی نفع کچھ نہ ہوگا باقی ایک سو پرچے رہے وہ نامہ نگاروں۔ نمونہ۔ اور تبادلہ اخبارات کے لئے ہونگے۔ لیکن اگر پانچسو یا اس سے زیادہ خریدار مل جائیں تو البتہ کچھ بچت ہو سکے گی۔ مگر بظاہر اس کی کوئی اُمید نہیں۔"

میں تمام مسیحیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کے بارے میں اپنی اپنی رائیں ظاہر کریں اور اگر مناسب سمجھا جائے تو مسٹر شاکر سے دریافت کریں کہ اگر پرچہ نکالنے کی تجویز پختہ ہو سکے تو اس کا پراسپیکٹس کیا ہوگا۔ تاکہ کچھ اندازہ ہو سکے۔

مسٹر شاکر کا پتہ کٹرہ الہ آباد ہے۔ فقط

راقم:- ایچ۔ ایس۔ جان۔

وید کے غیر الہامی
اور
بائبل کے الہامی ہونیکا ثبوت

وید کیا ہیں؟ مختلف شاعروں کے اشعار جو مختلف دیوتاؤں کی مدح میں لکھے گئے۔ اور کہیں کچھ نصائح بھی ہیں۔ اور تخمیناً پندرہ سو برس کے عرصہ میں جو تصنیف اور جمع و ترتیب کا زمانہ ہے۔ کچھ لوگ روشن خیال بھی پیدا ہوئے ہوں جنکے اشعار میں خدا پرستی اور توحید کی خوشبو پائی جاتی ہو اور کچھ کہیں عمدہ نصائح بھی ہوں۔ ان اشعار کو منتر کہتے ہیں۔ ویدوں کے جملوں کو شرتی کہتے ہیں یعنے سنے ہوئے کیونکہ مدتوں تک تحریر میں نہ آئے تھے۔ اور جب جملہ کا مضمون تمام ہو جاتا ہے۔ تو اس کو رچا یعنے بامبالغہ مدح کہتے ہیں۔ اور پورے کلام کو منتر اور پانچ یا چار منتروں کے مجموعہ کو ورگ کہتے ہیں۔ غالباً یہ بھی زند کی زبان ورگ سے ماخوذ ہے۔ اور چند ورگ کے مجموعہ کو ادھیا کہتے ہیں۔ اور کئی ادھیا کا ایک اشٹک اور کئی اشٹک کا ایک انوواک اور بہت سے انوواک کا ایک منڈل۔ رگوید کے ۱۰ منڈل ہیں۔ یجروید صرف ادھیاؤں پر منقسم ہے اور شام وید ادھیا پر پاٹھکا اور دشتی پر منقسم ہے۔ اور اتھرون وید میں ادھیا سوکت۔ انوواک کانڈ ہے۔

ہر وید کے دو حصے ہیں۔ اوّل کہ جس میں منتر ہیں اس کو سنگھتا کہتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ جس میں منتروں کی ترکیب عمل اور قصے وغیرہ ہیں۔ اس کو براہمن یا براہمنا کہتے ہیں۔ آریہ اس حصے کو وید نہیں کہتے۔ دیانند جی کے چیلوں نے جو خاص ویدوں کے الہامی ہونے کے لئے الہام کی تعریف کی اور قیدیں لگائی ہیں۔ ان کی عبارت طویل کا خلاصہ کر کے لکھتا ہوں۔ رگوید ادی بھاشیہ بھومکا کے مترجم نے صفحہ ۹ مطبوعہ مفید عام لاہور ۱۹۰۲ء میں الہام الٰہی کے لئے آٹھ شرطیں لگائی ہیں۔ (۱) الہام ابتدائے عالم میں ہو۔ کیونکہ بعد میں جو مدعی الہام ہوگا وہ تعلیم و مطالع کا منبع سمجھا جائیگا۔ الخ اس پر کوئی بھی دلیل نہیں بیان کی گئی۔ کیا بعد کے زمانہ میں ایسے اشخاص ناممکن ہیں کہ وہ کسی کو تعلیم و مطالعہ کتب کے بغیر الہام سے مستفید ہو سکیں اور وہ کسی اثر و خیال سے بھی پاک ہوں۔ وہ مگر تعلیم ہی پائی ہو تو جو باتیں اُس تعلیم سے ہزار ہا درجہ بڑھکر ہوں۔ کیا ممکن نہیں کہ وہ الہام ہوں رہی یہ بات کہ لالہ صاحب کو یقین کیونکر آئے۔ لالہ صاحب کو ہم اس زمانہ میں ایک نہیں سینکڑوں ہزاروں اشخاص ان جنگلوں یا ان ناتربیت یافتہ ملکوں کے جہاں نہ کوئی تعلیم ہی نہ کوئی کتاب ہے نہ وہ پڑھنا لکھنا جانتے ہیں۔ ایسے ہی کورے

دکھا سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ابتدا زمانہ کے لوگوں کو دکھائینگے پھر جو اس لوح سادہ پر علوم و معارف کا نقش ہوگا۔ اگر وہ الہام کے ذریعہ سے نہ ہوگا تو خرق العادت کیا سمجھا جائیگا۔ اگر ویدوں کے اقتباس سے یہ ثابت ہوجائے کہ ویدوں سے پہلے بھی پنڈت اور جوگی تھے تو یہ چاروں وید لالہ صاحب کے اقرار کے بموجب بھی الہامی نہیں۔ (۲) الہام وہی ہے جس میں خلاف قانون قدرت کوئی بات نہو۔ اور اس میں اُن طبعی یا روحانی علوم کا بیان ہو۔ جو انسان اپنی محدود قوت سے بغیر تعلیم از خود حاصل نہیں کر سکتا ہو۔ یعنے معمولی قدرت سے باہر علوم ہوں۔ مگر لالہ صاحب نے تو قوانین قدرت کی تشریح نہیں فرمائی۔ غالباً اس سے اُن کا مقصد یہ ہے کہ معجزات و خوارق مذکور نہوں۔ کاش اُس کی تشریح کر دیتے تو جھگڑا ہی طے ہوجاتا۔ مگر جب ملہم ایسی بات کہے جو بغیر تعلیم کے حاصل نہو تو یہ بھی تو قانون قدرت کے خلاف ہوگا۔ عجیب ہے جس چیز کی نفی کرتے ہیں۔ اسی کو شرط قرار دیتے ہیں اور سب سے بڑھکر بغیر توالد و تناسل کسی انسان کا زمین سے پیدا ہو جانا۔ جیساکہ آریہ صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر ایک دور ختم ہوکر جب دوسرا دور شروع ہوتا ہے تو اس وقت توالد و تناسل نہیں ہوتا۔ بلکہ گھانس کی طرح لوگ زمین سے اُگ آتے ہیں۔ اور چاروں ویدوں کے ملہم بھی ابتدا زمانہ میں اسی طرح پیدا ہوئے تھے۔ اب لالہ صاحب آپ ہی فیصلہ کر دیں۔ کہ فلسفہ اور سائنس جدید سے ڈر کر اپنے الہام میں یہ تو قید لگا دی کہ خلاف قانون قدرت کے نہو جس سے مقصود انبیا علیہم السلام کے ابطال کا ہے۔ مگر اسی طرح پیدا ہونا کیا خلاف قانون قدرت نہیں ہے؟

(۳) الہامی کتاب میں کسی انسان کا نام یا کسی خاص جگہ کا نام نہ ہونا چاہئے۔ یعنے قصہ و کہانی نہوں۔ کیوں نہوں؟ اس کی دلیل پیش کرو۔ اس سے الہام میں کیا عیب ثابت ہوتا ہے بلکہ ضرور ہونا چاہئے۔ کس لئے کہ جب الہام سے بنی نوع کی فہمائش درکار ہے۔ تو جو باتیں ان کی سمجھ میں آنے کا ذریعہ ہیں اُن کو چھوڑ کر گول گول باتیں کرنا افہام و تفہیم کے منافی ہے۔ گزشتہ واقعات کو عبرت کے لئے بیان کرنا واعظ کا یہ فرض منصبی ہے۔ اور جب بقول لالہ جی ملہم میں اعجاز کا تو مادہ ہی نہیں تو وہ ایک واعظ کی حیثیت سے بڑھکر اب اور کیا مرتبہ رکھتا ہے تعلیم یافتہ قوموں میں جس قدر تاریخ سفینۃ ثابت ہوئی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر لالہ جی اس کو عیب سمجھتے ہیں۔ پھر تاریخ میں بھی فرق ہے۔ اس بات کو ناول کے پیرایہ میں بیان کرنا۔ پھر اسی کو مصنفانہ فرائض کی رعایت سے بیان کرنا۔ پھر اسی کو واعظانہ حیثیت سے بیان کرنا۔ اسی کو اعجوبہ بناکر افسانہ گوئی کے انداز میں بیان کرنا جدا گانہ ہے۔ ہر ایک میں زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔ بیشک واعظانہ حیثیت سے بیان کرنا ملہم کا فرض منصبی ہے۔ البتہ مورخانہ حیثیت سے عیب ہے اور افسانہ گوئی تو اور بھی عیب ہے۔ ان باتوں میں امتیاز نکرنا اور سب کو افسانہ گوئی بتانا ایک تعلیم یافتہ شخص سے بہت بعید ہے۔ بائبل میں جو کچھ واقعات بیان ہوئے واعظانہ حیثیت کے ہیں۔ اب لالہ جی خود ویدوں پر بھی توجہ فرمائیں ان میں کا رآمد چیزوں کے بہت سے نام ہیں۔ جیسے اوکھلی موسل رتھ۔ بیل گاڑی۔ راجہ۔ رعیت۔ پنڈت۔ جوگی۔ برہمن۔ گاؤں شہروں کے نام لوگوں کے نام موجود ہیں (آریہ تاویل کرکے صفات بناتے ہیں بنایا کریں مگر اول سے لیکر اب تک سب پنڈت مانتے آئے ہیں ان کی تاویلات کو کون مانتا ہے۔) اور براہمنا میں تو سینکڑوں افسانے موجود ہیں۔ اور براہمنا کو بھی سب پنڈت وید کا جزو مانتے ہیں۔

راقم جیمس پال نامہ نگار — از نجیب آباد

برطانیہ اعظم میں ایام کرسمس کا برفانی طوفان بہت سخت تھا۔ جہازوں اور مہلک حادثوں کی نقصان کی جنیار خبریں ہیں۔ تفصیل عظیم ہے۔

بارش بھی بہت سخت ہے۔ عظیم مصائب جھگتنی پڑی ہیں جا بجا طوفان کی رپورٹیں ہیں۔

پنڈت جانکی ناتھ کی وفات

پر دہلی میں پبلک میٹنگ

تباریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء ۶ بجے شام کے پنڈت جانکی ناتھ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر سینٹ سٹیفنز مشن ہائی سکول دہلی کی وفات پر اظہار افسوس کی غرض سے مشن کالج دہلی کی شاندار عمارت میں تمام اہل دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار افسوس۔ پس ماندگان کیساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کے تجاویز کے علاوہ مرحوم کی اخلاق حسنہ تعلیمی جانفشانیوں اور دل و دماغ کی اعلی صفات کا تذکرہ کیا گیا۔ اور ثابت ہوگیا کہ پنڈت صاحب مرحوم کے تمام شاگرد خواہ وہ عیسیٰی ہوں یا ہندو یا مسلمان یکساں محبت رکھتے تھے۔ یہ بھی تجویز ہوا کہ پنڈت صاحب مرحوم کی مستقل یادگار قائم کرنے کی غرض سے دہلی سے مبلغ پانچسو روپیہ چندہ فراہم کرکے تعلیمی وظایف طلبا کو دیئے جاویں۔ اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی قایم ہوئی جس کے ممبر تین ہندو ایک مسلمان اور ایک عیسائی مقرر ہوئے آخر میں جناب مولوی سید سلطان رضا صاحب عقیل دہلوی ہیڈ مولوی مشن ہائی سکول دہلی نے ایک پر مغز تقریر فرمائی اور ایک نظم پڑھی جو دو قطعات تاریخ وفات کے ساتھ بغرض اشاعت روانہ کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب کی فاضلانہ تقریر اور پُر درد نظم کا اثر حاضرین پر اشکباری کی صورت میں ہوا۔ فقط

جشن محمد خان عاصب علم مشن ہائی سکول دہلی۔

اے صدر نشین جلسۂ غم
کیوں جمع ہوئے ہو کچھ خبر ہے
کیا سانحہ ایسا پیش آیا۔
ہے گریہ کناں ہر ایک یکرنگ
ہے رنج نہاں ہر ایک دل میں

اے وقت کے حاضرین ممبار
کیوں جلسہ ہوا ہے یہ مقرر؟
ہے جس سے ایک شخص شستہ
ہے دست بسر ہر ایک یکسر
افسوس عیاں ہر ایک لب پر



سر دھنتے ہیں ماسٹر جید اور
اور لڑکے ہیں الگ الم سے مضطر

کیا ناک کے پتھر دل پہ مارا
ہے چرخ بھی کس قدر ستمگر

یہ اس کی وفات کا الم ہے۔
جس کا نظیر تھا نہ ہمسر

وہ کون جناب جانکی ناتھ
پنڈت سے ہے جنکا نام اظہر

پہلے جو تھے ہیڈ ماسٹر یاں
تھا جن سے کبھی یہ گھر منور

وہ جس کی کہ نیکیوں کی خوشبو
پھیلی ہے مثال مشک عنبر

وہ جس کی کہ خوبیوں کا چرچا
اس شہر میں ہو رہا ہے گھر گھر

وہ جس کے سلوک کے ہیں مداح
ہوں طالب علم یا کہ ٹیچر

وہ جو کہ برائے نفع اسکول
لیتا تھا نہ چین آپ دم بھر

وہ جس کے تمام ہوں نہ اوصاف
محبوب جیسے لکھیں اگرچہ دفتر

ہے جسکی جگہ ہر ایک دل میں
اور مدح ہر ایک کی زباں پر

شادی ہے کبھی کبھی پھر غم کا
دنیا بھی عجیب ہے تھیٹر

ہے کل کا ذکر ہم میں تھے وہ
اور آج ہیں خاک کے برابر

ڈھونڈو گے اگر چراغ لیکر
پاؤ گے لیکن تم اس سا کمتر

مشکل سے مشن کو اب ملیگے
از بسکہ ڈھونڈا ایسے ورکر

پیدا نہ کرے گا پھر زمانہ
اس طرح کے مہربان افسر

ہو سکتی نہیں بیان ہم سے
کیں اُس نے نوازشیں جو ہم پر

چھوڑے جو مقام اُس کے لائق
ہو جیتیں حشر اُسے میسر

ہو جائیں جلائے صبر سے صاف
اس غم سے ہیں جتنے دل مکدر

بس صبر کی دعا کر عقیل اب
دل اپنا سنبھال اے سخنور

قطعہ تاریخ وفات

پنڈت جانکی ناتھ صاحب مرحوم

سابق ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول دہلی در فارسی

از دسمبر گشت چو روز نہم
رفت از دنیا شفیق بے نظیر

یعنی پنڈت جانکی ناتھ بزرگ
مہر شاگرداں شفیق بے نظیر

در مشن اسکول بُد ہیڈ ماسٹر
مہر استاداں رفیق بے نظیر

جُرم سرتا پا خلق زاں گفتم عقیل
سال تاریخش خلیق بے نظیر

۱۹۱۳ء

قطعہ اردو

جو مشن کے مدرسے میں رہے مدتوں ہی ناظم
جو دل و دماغ اپنا رہے یاں کھپاتے دائم

ہوا انتقال اُن کا ہوئی فکر سال مجھ کو
کہا دل نے مجھ سے لکھدے کہ خدا پرست خادم

۱۹۱۳ء

روح القدس کی ملٹری ڈوری

گذشتہ سے پیوستہ

۲۔ مسیح اور اُس کے رسولوں نے ایمانداروں کو مخاطب کرتے وقت پہلے سے یقین کر لیا تھا کہ روح القدس اُن میں موجود ہے۔

غور کرو کہ پولوس نے اس خیال سے کہ ایماندار اس بنیادی سچائی کو بھول گئے کیسی حیرانی ظاہر کی ہے۔ "کیا تم نہیں جانتے" (۱ قرنتی ۱۹:۶) کیا تم اس جلالی سچائی کو کہ روح القدس تم میں بستی ہے۔ بھول گئے ہو یا ناواقف ہو (۱ قرنتی ۱۶:۳) کیا تم اس کی حضوری میں زیادہ سے زیادہ شک میں پڑتے جاتے ہو۔ اس لئے کہ جیسا تمہاری اُمید تھی تم کو اُس کی حضوری کا ویسا عجیب تجربہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ اس کا تمہارے اندر بسنا تمہارے جذبات پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ تمہارے مسیح کیساتھ یگانگت حاصل کرنے پر اور یہ یگانگت عرصے خدا نے تمہارے اس پر ایمان لانے سے کمل کر دی ہے (۱ قرنتی ۳۰:۱) اور پھر وہ اُن سے (اعمال ۲:۱۹) جیسا کہ پرانے ترجمہ میں ہے۔ یہ نہیں کہتا "کہ کیا تم نے جب سے ایمان لائے ہو۔ روح القدس حاصل کی ہے"؟ بلکہ یہ کہ "جب تم ایمان لائے تھے۔ تم نے روح القدس پائی تھی"؟ جس کی مراد یہ ہے کہ وہ خدا کے تمام فرزندوں کی نسبت امید رکھتا ہے کہ توبہ **کرنے اور مسیح پر ایمان لانے کے وقت** وہ اس بخشش کو حاصل کریں۔

اسی طرح غور کرو کہ مسیح کس طرح بار بار "قائم رہنے" کے لفظ کو استعمال کر کے اس سچائی کی طرف اپنے میلان کو ظاہر کرتا ہے "مجھ میں قائم ہو اور میں تم میں"۔ "اگر تم مجھ میں قائم ہو"۔ مقدس رسول یوحنا بھی کہتا ہے کہ "اے چھوٹے بچو اس میں قائم ہو" (۱ یوحنا ۲۸:۲) اس میں کونسی سچائی ہے؟ یہ کہ لفظ قائم رہنے کے معنے "اُسی جگہ ٹھہرنا جہاں تم پہلے ہو"۔ جب ہم لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ "کمرے میں رہو یا ٹھہرو تو ہم فرض" اس سے یہی سمجھتے ہیں کہ وہ اشخاص جن سے یہ کہا گیا وہاں پہلے سے موجود ہیں۔ مثلاً جب پولوس کہا کہ "جب تک یہ لوگ جہاز میں نہ رہیں تم بچ نہیں سکتے"۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ لوگ پہلے سے جہاز میں تھے۔ مسیح گنہگار سے کہتا ہے کہ "آؤ" کیونکہ وہ مسیح سے باہر ہے۔ مگر ایماندار سے اس کا کلام یہ ہے کہ "قائم رہو۔ ٹھہرو" کیونکہ وہ پہلے سے ہی مسیح میں ہے۔ لیکن کوئی شخص جس نے روح القدس کو حاصل نہ کیا ہو مسیح میں نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے کیونکہ وہ روح کے دینے والا ہے۔ اس میں زندگی ہے۔ اور جونہیں ہم ایمان سے اُس کیساتھ جڑ جاتے ہیں۔ اُسی وقت ہم روح کو حاصل کرتے ہیں۔ ہو نہیں سکتا کہ تار بجلی کے ساتھ جڑی جاوے اور بجلی کی لہر کو حاصل نہ کرے۔ ممکن نہیں کہ شاخ انگور کے درخت کیساتھ قائم ہو۔ اور زندگی کو حاصل نہ کرے۔ اسی طرح ممکن نہیں کہ ہم ایمان سے مسیح کے ساتھ جڑ جاویں اور اُس کے جی اُٹھنے کی بڑی بخشش یعنے روح القدس کو حاصل نہ کریں۔ "انگور کا درخت میں ہوں تم ڈالیاں ہو"۔

لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ہم یقین کرتے ہیں کہ روح القدس نے ہی ہم کو نئی زندگی بخشی ہے۔ اور بغیر اُس کے ہم از سر نو پیدا نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن میرا یقین یہ ہے کہ روح القدس کی بخشش سے خدا کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کیا ایک دوسرا تجربہ نہیں ہے۔ جس میں ایماندار اپنی تبدیلی کے بعد خدمت

کے واسطے ایسی قوت اور کثرت سے روح القدس حاصل کرتا ہے جیسی اس سے پہلے اس نے کبھی حاصل نہیں کی۔ کیا پولس نے افسس کے مریدوں سے یہ نہیں کہا "کیا تم نے ایمان لاتے وقت روح القدس پایا تھا" (اعمال ۱۹: ۲) اس سے صاف ظاہر ہے کہ ممکن ہے کہ ایک شخص مسیحی ہو اور تو بھی اس کو روح القدس کے حاصل کرنے کی ضرورت ہو۔　　باقی دارد

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

میاں:۔ ہاں ہم اب پھر اسی مسئلہ پر آگئے ہیں جس کا ذکر تھوڑی دیر پہلے کر رہے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ تمام مختلف فرقے ملکر خدا کی کلیسیا بن جاتی ہیں اور تم کہتی ہو کہ وے خدا کی کلیسیا کا حصہ نہیں ہیں۔

بیوی:۔ ہاں میں اب بھی کہتی ہوں کہ وہ خدا کی کلیسیا کا حصہ نہیں ہیں۔ وے ہو نہیں سکتے۔ اسبات سے کہ بعض خدا کے بندے ان کے ممبر ہیں۔ ان کو یہ استحقاق حاصل نہیں ہو سکتا کہ خدا کی کلیسیا کا حصہ بن جائیں۔

میاں:۔ مجھے کوئی اس کی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔

بیوی:۔ میں آپ کو بتاتی ہوں۔ کلیسیا خدا کی کلیسیا نہیں ہو سکتی جس میں گنہگار بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اچھا ہم آپ کی کلیسیا کی بابت سوچیں۔ کیا اس میں ایسے آدمی شامل نہیں ہیں جو بالکل مسیحی نہیں ہیں؟

میاں:۔ ہاں لیکن ہر ایک کلیسیا میں نیک و بد اشخاص پائے جاتے ہیں۔

بیوی:۔ لیکن آپ اسبات کا بالکل یقین نہ کریں۔ اس کلیسیا میں جس کے لئے مسیح نے اپنے آپ کو دیا ایک بھی گنہگار یا خراب شخص نہیں ہے۔ لیکن کیا یہ درست نہیں ہے کہ اگر آپ کی کلیسیا میں بعض گنہگار بھی ہیں تو یہ ممکنات میں سے ہے کہ سب ہی گنہگار بن جائیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی گنہگار ہو کر آپ کی کلیسیا میں شامل رہ سکتا ہے۔ تو سبھوں کے لئے ایسا کرنا ممکن ہے۔

میاں:۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ سبھی گنہگار ہو جائیں۔

بیوی:۔ فرض کریں کہ سب کے سب گنہگار ہیں تو وہ کلیسیا جس میں ایک بھی مسیحی نہیں ہے۔ کیونکر خدا کی کلیسیا کا حصہ ہو سکتا ہے؟

میاں۔ لیکن اس میں بعض خدا کے بندے بھی ہیں +

بیوی:۔ لیکن کیا آپ نہیں جانتے کہ ان خدا کے بندوں کے سبب وہ کلیسیا خدا کی کلیسیا کا حصہ نہیں بن سکتی۔ اس لئے کہ اس کلیسیا میں گنہگار بھی رہ سکتے ہیں۔ اگر گنہگار بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں تو یہ بھی ممکن ہو کہ اس میں تمام گنہگار ہی گنہگار رہ جائیں۔ اور ایسی کلیسیا کا خدا کی کلیسیا سے کچھ تعلق نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ تمام مسیحی بھی ہوں تو وہ بھی خدا کی کلیسیا کا حصہ نہیں بن سکتے۔ صرف یہ بات کہ اس میں گنہگار بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کو حصہ بننے سے روکتی ہے۔ اگر آپ کی کلیسیا خدا نے ایسے طریق سے تجویز کی ہوں کہ صرف تبدیل شدہ آدمی اس میں شامل ہو سکتے تو اس حالت میں یہ خدا کی کلیسیا کا حصہ بن سکتی۔

میاں:۔ شاید میں تم کو ٹھیک طرح سمجھا نہیں سکتا۔ یہ اس طرح ہے جیسے بائبل کہتی ہے۔ مختلف فرقے مسیحی کلیسیا کی شاخیں ہیں۔ یہ درخت یا انسانی جسم کی مانند ہے۔ ایک درخت میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں۔ اور جسم میں بہت سے عضو ہوتے ہیں لیکن وہ سب کے سب ایک ہی درخت یا جسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب اُمید ہے کہ تم اپنی دلیل پر قایم نہ ہوگی۔　(باقی آئندہ)

دسمبر کی چوبیس سے گورنمنٹ کا اخبار آف انڈیا دہلی میں چھاپا جائیگا۔ اور کلکتہ کا اخبار بند ہو جائیگا

امریکہ کے نئے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ووڈرو ولسن کی رائے ہے کہ جزیرے فلپین کو بہت جلد آزادی دینی چاہئے۔

مضامین

نکتہ چینی

ہر چند نکتہ چینی کرنا شیوہ ذہانت و طریقہ جہالت ہے۔ مگر جب نیک نیتی اور رفاہ عام کے لئے ہو تو عین شرافت ہے۔ مگر عموماً نکتہ چینیاں جب کسی کی تحریر و تقریر پر یا کسی کے رسم و رواج پر یا کسی کے مذہب پر کی جاتی ہیں تو اس میں خود نمائی اور خود ستائی یا اوروں کے نیچا دکھانے کی غرض ہوا کرتی ہے۔ نکتہ چین کو چاہئے اُن امور سے جس کی وہ نکتہ چینی کرتا ہے پوری واقفیت ہو۔ اور جس شخص کی نکتہ چینی کرتا ہے اس کی معلومات و لیاقت و مزاج و مذاق کو جانتا ہو۔ اس کے مفہوم و مقاصد کو سمجھتا ہو۔ اس کے بغیر نکتہ چینی کرنا اپنے منہ میاں مٹھو بننے کے مصداق ہے۔ ایک مرتبہ الہ آباد کے چوک میں منادی کر رہا تھا۔ اتفاقاً ایک بنگالی صاحب آ موجود ہوئے۔ مضمون منادی نوح کا طوفان تھا آخر نتیجہ میں کہا گیا کہ دنیا میں گناہ کی موجیں اُٹھ رہی ہیں جو کوئی نجات چاہے وہ کشتی میں آئے اور وہ کشتی کلیسیا ہے جو مسیح نے اپنے خون سے خریدی۔ اس پر بنگالی صاحب طیش میں آگئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ نے آدھ گھنٹہ سے زیادہ ادھر اُدھر کا بیان کیا اور آخر میں مسیح کا نام لیا۔ بہتیرے اس مجمع میں آ کر چلے گئے اور آخر مسیح کا نام سُنایا۔ یہ منادی فضول ہے۔ میں نہیں سمجھا کہ اس میں آپ کا کیا مطلب تھا۔ پھر اسی طرح اور ایک شہر میں شراب خوری و زنا کاری کے بُرے نتایج کا بیان کر رہا تھا اور آخر کار بتلایا کہ مسیحی مذہب ایسے کاموں کی نہ صرف ممانعت کرتا بلکہ اُن سے بچنے کی طاقت دیتا ہے۔ اس پر ایک بزرگ نے جب دیکھا کہ سامعین محظوظ ہوتے اور تعریف کرنے لگے جذبہ میں آکر کہنے لگے کہ اس منادی سے کچھ فایدہ نہیں۔ ہمیں صرف مسیح کے خون کی منادی کرنا چاہئے کہ اس نے ہمارے لئے جان دی۔　باقی دارد۔



شعر و سخن

غزل

اِک اک کلام رمز تیری ہر ادا میں تھا
اعتقا مسیح میں جیسے خدا میں تھا

جو تھا اثر دعا میں تیری کب دوا میں تھا
حاصل ہوا وہی مجھے جو دعا میں تھا۔

اصنام کا خیال تھا جب تک فنا میں تھا
دیکھا کروں جب تو فنا سے بقا میں تھا

ورماں طلا ہو درد کا واحد نہ رب یہ ۔
دیکھا کروں جب تو فنا سے بقا میں تھا

دیکھا جدھر کو پاس ہی آئی نظر مجھے
دیکھا کروں جب تو فنا سے بقا میں تھا

غارِ فنا میں مونس و غمخوار کون تھا۔
دیکھو کروں جب تو فنا سے بقا میں تھا

بحرِ فنا سے پار اترنا محال تھا۔
دیکھا کروں جب تو فنا سے بقا میں تھا

کیا ہاتھوں ہاتھ مجھ کو یہ اچھا ثمر ملا
دیکھا کروں جب تو فنا سے بقا میں تھا

تو کلمۂ خدا تیرا الہام ہے کلام + مظہر ازل سے ہی تیرا ارض و سما میں تھا
مردے قدم کے رکھنے سے جی اٹھے + یہ معجزہ کسے کب آرزو پا میں تھا۔
پانی آنا جانا بنا تیرے حکم سے ہوا + کچھ خاک و آگ میں تھا نہ آب و ہوا میں تھا
جنبش ہو تیرے حکم سے پتوں کا یقین + جو کچھ ہو سب رضا میں تیری اور رضا میں تھا
بیٹے کے دل سے وہ بھی ہو نواہی ہو + ۱۱ گر پا لے تخت سلیمان ہوا میں تھا
تثلیث کا سا دکھلاتا نہ کس لئے + میں دل سے جب مسیح کی حمد و ثنا میں تھا
الفت کا کس زبان سے تیری بیان کرے + جب جا تیری صلیب کا ارض و سما میں تھا
ہم مر گئے تو ہم کو حیات ابد ملی + گویا تیری بقا کا اثر کچھ فنا میں تھا
کیا کام آئی میرے ثمر جب عیسوی
ورنہ یہاں خراب میں رنج و بلا میں تھا

انتخاب الاخبارات

اعلیٰحضرت شہنشاہ جارج پنجم

اکثر دفعہ عمیر بدل کر خفیہ طور پر گھوما کرتے ہیں۔ چنانچہ حال میں جہاں پناہ مقام ڈرگریٹ کے ایک کھیت میں جا نکلے۔ اُس وقت ایک عورت اپنے کام میں لگی ہوئی تھی۔ شہنشاہ معظم نے اُس سے پوچھا۔ تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں؟ عورت نے کہا وہ سب شہر میں بادشاہ کو دیکھنے گئے ہیں۔ شہنشاہ معظم نے پھر فرمایا کہ تم کیوں نہیں گئیں عورت نے کہا میں ایسی بیوقوف نہیں ہوں جو ایک دن کی روزی سے ہاتھ دھو بیٹھوں۔ میرے پانچ چھ بچے ہیں۔ مجھے فرصت ہی کہاں ہے کہ میں تماشہ دیکھتی پھروں۔ رحم دل بادشاہ نے عورت کی مستقل مزاجی پر آفرین کہکر کچھ روپیہ دیا۔ اور کہا کہ تم اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ بادشاہ خود تم کو یہاں دیکھنے آئے تھے۔ یہہ کہکر شہنشاہ معظم چلدیئے۔ اور وہ عورت دیر تک آپ کی طرف حیرت زدہ نگاہ سے دیکھتی رہی +

٭ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

چند سکنڈ کے جلوس غرض کے لئے کہ حضور والیسرائے کی پشت کی جانب سے دیکھ سکوں میں اپنی نشستگاہ سے پیچھے کی طرف سرک آئی۔ اور میں نے دیکھا کہ حضور والیسرائے کی وردی کے سوراخ سے جو داہنے کندھے کے قریب ہو گیا تھا۔ سرخ گوشت نظر آرہا ہے۔ یہہ حالت دیکھکر میں نے سوچنا شروع کیا کہ میں حضور والیسرائے سے اُن کے مجروح ہونے کا ذکر کروں جس سے آپ کو قلق و اضطراب پیدا ہوگا۔ یا خاموش رہوں جس میں یہہ خطرہ ہے کہ ہاتھی کے ہچکولوں سے آپ کی جراحت کو زیادہ نقصان پہنچے۔ میں نے پھر اودھر اودھر گردن کیا۔ تو مجھے ایک آدمی کی ٹانگیں لٹکتی ہوئی نظر آئیں۔ جو مر چکا تھا میں نے چپکے سے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ جلوس کو ٹھہرایا جائے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ ہمارے پیچھے ایک آدمی مرا پڑا ہے (ہم اُس وقت مقام حادثہ سے ۵۰ گز کا فاصلہ طے کر چکے تھے۔)

حضور والیسرائے نے یہہ سنکر فرمایا۔ یقیناً اگر صورت حال یہی ہے تو ہم آگے نہیں جا سکتے۔ میں نے ہاتھی کو ٹھہرا دیا۔ اور کرنیل میکس ویل کو جو ہاتھی کے اگلے حصے پر بیٹھے تھے اشارہ کیا۔ وہ جلدی سے اودھر متوجہ ہوئے اور حضور والیسرائے نے فرمایا کہ آپ اس بیچارے کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے پیچھے مرا پڑا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ کرنیل رابرٹس کا آنا پسند کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ حضور والیسرائے کے کندھے کو زخم پہنچا ہے۔ عین اُس وقت حضور والیسرائے کو تشنج عارض ہوا۔ اور وہ بیہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے پر حضور ممدوح نے رسم جلوس کو پورے طور پر عمل میں لانے کی ہدایت کی +

پندرہ ہزار روپیہ کی بلی

حال ہی میں لنڈن میں بلیوں کی ایک نہایت عظیم الشان نمائش ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے بڑی بلیوں کی نمائش آجتک کہیں نہیں ہوئی۔ اس نمائش میں طرح طرح کی بلیاں پیش ہوئی تھیں۔ مگر ایک لال بلی کا بچہ بازی لے گیا۔ جو کہ صرف گذشتہ ماہ اپریل میں پیدا ہوا تھا۔ اسکے بدن میں لال بالوں کے سوا ایک بھی کسی اور رنگ کا نہ تھا۔ یہاں تک کہ اُس کی آنکھیں بھی ہلکے سرخ اور گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔ بالخورڈ واقعہ ڈیون شائر کی مسز ایچ اس بچے کی مالکہ ہیں انہوں نے اس کی قیمت ایک ہزار پونڈ رکھی ہے۔ آریہ گزٹ +

حادثۂ بم کی کہانی لیڈی ہارڈنگ صاحبہ کی زبانی

حادثہ بم کے متعلق لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے اپنے خیالات یوں ظاہر فرمائے ہیں۔ چاندنی چوک سے گذرتے ہوئے۔ جبکہ چاروں طرف سے نعرہائے مسرت و تحسین بلند ہو رہے تھے یکایک مجھے محسوس ہوا کہ میرا جسم اوپر کی جانب اٹھ گیا۔ اور میں آگے کی طرف گر پڑی

٭ حادثہ بم کی کہانی یہاں پڑھنی چاہیے +

اپنی جگہ پر درست ہو جانے کے بعد مجھے محسوس ہوا۔ کہ میری آنکھیں
خیرہ ہو کر چندھیا گئی ہیں۔ اور میرے کان بہرے ہو کر میرے سر
میں بڑے زور سے جھنکار کی سی آواز پیدا ہوا ہے۔ حضور وائسرائے
نے میری طرف پھر کر دیکھا۔ اور فرمایا مجھے خوف ہے کہ بم تھا۔ اسی
اثنا میں ہاتھی ٹھہرا دیا گیا۔ اور حضور وائسرائے نے آواز دی کہ
چلے جاؤ۔ اور جلوس پھر روانہ ہوا۔ اُس وقت میں میرے خیال میں
یہ بات جاگزین تھی۔ کہ ادھر اُدھر کے مجمع میں خاموشی چھائی ہوئی
ہے۔ لیکن جب ہمارا جلوس دوبارہ روانہ ہوا۔ تو پھر آوازیں بلند
ہونے لگیں۔ اور میں نے انہیں اولاً وہیں ہیں آفرین کی آواز بھی سنی
اس کے بعد مجھ کو اس حادثہ کی مزید جزئیات معلوم ہونے لگیں
مثلاً میں نے دیکھا کہ ہودہ کا پچھلا حصہ بالکل اُڑ گیا ہے۔ اور حضور وائسرائے
کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ میں نے حضور وائسرائے سے مخاطب ہو کر کہا آپ
کو اس بات کا یقین ہے کہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ حضور وائسرائے
نے فرمایا۔ میں یقیناً نہیں کہہ سکتا۔ مجھے صدمہ عظیم پہنچا ہے لیکن
میرا خیال ہے کہ میں چل سکتا ہوں (آریہ گزٹ)

پیکن (پایہ تخت چین)

کا ایک تار مورخہ ۱۴ جنوری مظہر ہے:۔

روس نے چین کو ایک یادداشت پیش کی ہے۔ جس میں بیان
کیا گیا ہے۔ کہ وہ شورش باکسر کے زر تاوان ادا کرنے میں زیادہ
توقف و تاخیر گوارا نہیں کر سکتا۔ اُس نے چین سے سوال کیا
ہے۔ کہ وہ روس کے حصہ زر تاوان کو فوراً ادا کرنے کے لئے
کیا تجویز کرتا ہے۔ ایک دوسری یادداشت میں اس بات کی شکایت
کی گئی ہے۔ کہ چین کے سرکاری بنک کے نوٹ منگولیا کے علاقے
میں کثرت سے رائج ہیں۔ جہاں اُن کے لئے کوئی چاندی کا ہم قیمت
سکہ موجود نہیں۔ اس یادداشت میں بیان کیا گیا ہے کہ قیمت نوٹ کے
بہت گھٹ جانے سے روسی تاجروں کو سخت نقصان پہنچا ہے
چین اس کا تدارک کرنے کے لئے کونسے وسائل اختیار کرنے
پر آمادہ ہے۔ پختہ خیال ہے کہ ان یادداشتوں کے پیش کرنے
سے یہ مطلب ہے۔ کہ دول شش گانہ سے قرضہ لینے کی تجویز
کو فوراً عمل میں لانا ضروری ہے۔ جن بنک نوٹوں کا اس یادداشت
میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ پانچوں گورنمنٹ کے صدر میں جاری کئے گئے تھے

اخبار پاؤنیر

میں کابل جیل کے بہت سے قیدیوں کے
متعلق دردناک حالات شائع ہوئے ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں
نے امیر صاحب کو ایک عرضی بھیجی ہے۔ جس میں اپنی بدقسمتی کی کل
داستان بیان کی ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ اُن میں سے بعض ایسے
ہیں جن کے مقدمہ کی سماعت ہنوز نہیں ہوئی ہے۔ اور وہ بغیر
کسی ثبوت جرم کے قید خانہ میں مر رہے ہیں۔ انہیں بر تیسرے
روز کھانے کو دیا جاتا ہے۔ جس سے اُن کی حالت ناگفتہ بہ
ہو رہی ہے۔ یہ ایسے حالات ہیں۔ جن سے تنگ آ کر یا تو بھاگنے
کی کوشش کرینگے۔ یا خودکشی کرینگے۔ افغانستان کے جوڈیشل
معاملات کی نسبت جو علم پہلے سے لوگوں کو ہے۔ اُس کی بنا پر یہ
قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ اغلباً اُن بدقسمتوں کی کہانی میں کچھ
مبالغہ نہیں ہے۔ کابل کے خوفناک کنوئیں کے حالات جن میں
آدمی رسیوں کے ذریعے سے اُتارے جاتے ہیں۔ اور جب تک
مر نہ جائیں وہیں پڑے سڑا کرتے ہیں۔ کئی بار بیان کئے جا چکے
ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اب امیر صاحب نے اُس طرف توجہ دینی
شروع کی ہے۔ کچھ آدمی تو رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور باقیوں کو
مقررہ میعاد کی سزائیں دی گئیں ہیں۔ پولیٹکل قیدیوں کے متعلق
جن کی طرف ذرا بھی عنان توجہ کھینچنے کی ضرورت محسوس نہیں
کی جاتی ہے اب کچھ غور ہونا شروع ہوا ہے۔ ڈاکٹر عبد الغنی جو امیر
صاحب کو زہر دینے کی سازش کے انکشاف ہو جانے کے وقت
گرفتار ہوئے تھے۔ اُن کے مقدمہ کی سماعت از سر نو ہوئی ہے اور
ان کے بیانات قلمبند کئے گئے ہیں +

ضرورت۔ زنانہ مشن ہسپتال انبالہ ضلع امرتسر
کے لئے ایک سند یافتہ ہندوستانی مسیحی کمپونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں
معہ اسناد بھیجنی چاہیے +
مس سٹائیلس صاحبہ سی۔ ای زنانہ مشن انبالہ ضلع امرتسر

رسید زر

پادری ڈی جی کاک سنہ ۱۹۱۳ء عہ + مسٹر جے۔ چارلس ۶ ماہ سنہ ۱۹۱۳ء
عہ۔ مسٹر جیسر ہا سنگھ ۶ ماہ سنہ ۱۹۱۳ء عہ۔ پادری ڈبلیو اینجل ورکلاتی
منشی گلاب خاں سنہ ۱۹۱۳ء عہ + مسٹر گلبھر کار سنہ ۱۹۱۲ء عہ + بابو
دہان سنگھ سنہ ۱۹۱۳ء عہ + منشی طالب حسین سنہ ۱۳ء عہ + مسٹر بہادر
سنگھ سنہ ۱۳ء عہ + جمعدار پیر اندتا سنہ ۱۳ء عہ + پادری بی ایل
وت سنہ ۱۳ء عہ + پادری پربھودت سنہ ۱۳ء عہ + مس ایم۔ ایل۔
وائیلی سنہ ۱۳ء عہ + بابو رتی رام سنہ ۱۳ء عہ + پادری پی۔ نامر سنہ ۱۳ء عہ
مسٹر ویوا لعل سنہ ۱۳ء عہ + مسٹر ڈانیل پیٹر سنہ ۱۳ء عہ + پادری
طالب مسیح سنہ ۱۹۱۳ء عہ + قاضی محمد سعید بی۔ اے سنہ ۱۳ء عہ +
پادری ہکیس صاحب   لکھن چند سنہ ۱۳ء عہ + پادری یوسف پال
سنہ ۱۳ء عہ + پادری منگل سنہ ۱۳ء عہ + ریڈنگ سنہ ۱۳ء عہ +
سردار بوٹا سنگھ سنہ ۱۳ء عہ + پادری ملک روشن خاں سنہ ۱۳ء عہ۔
پادری احمد شاہ سنہ ۱۳ء عہ + سکرٹری مشن ہائی سکول سنہ ۱۳ء عہ۔
مسٹر اے۔ الف مثل سنہ ۱۳ء عہ۔ مس جلال الدین سنہ ۱۳ء عہ
مسٹر ایم۔ البرز سنہ ۱۳ء عہ + بابو تُلسی رام سنہ ۱۳ء عہ۔ منشی یعقوب
مسیح سنہ ۱۳ء عہ + سردار الیشر سنگھ سنہ ۱۳ء عہ + سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ
سکول سنہ ۱۳ء عہ + مسٹر بی۔ حبیب سنہ ۱۳ء عہ + مسٹر بی سیٹیل
بی۔ اے سنہ ۱۳ء عہ + مس ایڈورڈس سنہ ۱۳ء عہ + سپرنٹنڈنٹ
فرینڈز مشن سنہ ۱۳ء عہ + مسٹری انچارج سنہ ۱۳ء عہ + پرنسپل
گرلس سکول سنہ ۱۳ء عہ + ڈاکٹر جے۔ ہری رام سنہ ۱۳ء عہ +
مسٹر ایچ۔ سالومن سنہ ۱۳ء عہ + پادری ڈیوڈ وگی سنہ ۱۳ء عہ +
بابو دیدار سنگھ سنہ ۱۳ء عہ + ڈاکٹر ایس۔ ڈیوڈ سنہ ۱۳ء عہ + منشی گنگا
بشن سنہ ۱۳ء عہ + پادری محمد حسین وگ سنہ ۱۳ء عہ + ڈاکٹر
ریین متھائس سنہ ۱۳ء عہ + مسز جی۔ بی سالومن سنہ ۱۳ء عہ۔
ہیڈ ماسٹر مشن سکول (س) سنہ ۱۳ء عہ + پرنسپل (رجی) مشن کالج
سنہ ۱۳ء عہ + مسٹر ایل۔ ایم سرکار سنہ ۱۳ء عہ۔ بابو کالا خاں سنہ ۱۳ء
عہ + پادری الیف۔ ایل۔ بن سنہ ۱۳ء عہ + بابو بینی پرشاد سنہ ۱۳ء
عہ + ڈاکٹر جے ڈبلیو پورٹس سنہ ۱۳ء عہ + مسٹر ای نیویل سنہ ۱۳ء
عہ + پادری جے۔ ایم۔ ڈین سنہ ۱۳ء عہ (باقی دارد)

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴۰ر
طالبان حق	کیپٹن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹ر

سوال و جواب

	قیمت	
فارسی اردو		۶ پائی
رومن اردو	″	۶ پائی
گورمکھی	″	۶ پائی
بچوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	عہ
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	۱ر
گورمکھی	″	۱ر

۱- اسلام میں مسیح	۱ر	۴- وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲- ینابیع القرآن	۳	۵- آواگون یا آئندہ زندگی	۱ر
۳- بائبل یا قرآن	۱۰ر	۶- تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲- تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۶ر

۳- دولت لازوال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر

رومن اردو ۸ر

۴- عزت بے مثال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر

رومن اردو ۸ر

۵- اصلاح اخلاق ۴ر

۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر

۷- شادی کی بابت خیالات ۱ر

۸- سچی اور جھوٹی خبرات ۳ پائی

۹- صفائی کی ضرورت ۳ پائی

۱۰- رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۸ء میں چھپی تھی - پادری - ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی نے جس وقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے - تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک کے درج ہیں - یہہ نہ صرف طلبا کے لئے بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے - قیمت فی جلد عہ

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی - نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی - ڈی - آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی ہانگ کا رحنا ٭ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹھو وی نمبر ۲ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں اور سنڈے اسکول کے سبق شائع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور سے بذریعہ وی پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کالپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور فینسی بلادیان ماربلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کالپتی اینڈ کمپنی نمبر ۴۸ کسٹم ہاؤس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گدگدی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تب معمول نہا سکتا اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں گلی ہوئی بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں سر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵؍) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵؍)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لمحہ میں پہاڑ ہو جاتا ہے یہہ دوا لمحہ میں اُسکو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے پیٹ چمک ٹیک گردوں میں اہر ہیں۔ کمر کی سے جو ہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵؍ آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہاں مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کر کے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا اکیال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دو داشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶؍ +

ملنے کا پتہ۔ گوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی براورز چھپا